۷۸۶

مکالمۃ الصدرین

یعنی

وہ تاریخی معرکۃ الآرا معرکہ جو حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی

صدر آل انڈیا جمعیۃ العلمائے اسلام

اور

حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحب صدر جمعیۃ العلمائے ہند و دیگر

اکابر جمعیۃ العلمائے ہند

کے درمیان یکم محرم ۱۳۶۵ھ مطابق ۷؍ دسمبر ۱۹۴۵ء کو بمقام دیوبند ہوا۔

مرتبہ

طاہر احمد القاسمی کان اللہ لہ رکن مجلس عاملہ آل انڈیا جمعیۃ العلمائے اسلام

پیش لفظ

۷ دسمبر ۱۹۴۵ء

وہ معرکۃ الآراء مکالمہ جو اس وقت ناظرین کے ہاتھوں میں ہے فی الحقیقت تمام مسلمانوں کے لئے ایک شمع ہدایت ہے۔ جس سے بآسانی وہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ان کا استقلال کس راستہ پہ چلنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی جو اس وقت ہندوستان کے یگانہ روزگار علماء میں سے ہیں اور جو جماعت دیوبند کے مسلم اکابر میں سے ہیں ان کا تبحر علمی محتاج تشریح نہیں۔ تبحر علمی کے ساتھ انکی سیاسی معلومات سونے پہ سہاگہ ہے۔ حضرت علامہ عثمانی اور وفد جمعیۃ العلمائے ہند کے درمیان گفت و شنید کو احقر نے قلمبند کیا اور جہاں وضاحت کی ضرورت تھی وہاں قوسین میں عبارت کا اضافہ کر دیا تاکہ مکالمہ کی اصل عبارت میں امتیاز رہے۔ احقر نے مزید احتیاط یہ کی کہ حضرت علامہ عثمانی کو یہ تمام مکالمہ قلمبند کر کے حرفاً حرفاً دکھلایا اور حضرت ممدوح نے جہاں جہاں ترمیم یا اضافہ کی ضرورت تھی وہ فرمایا۔ اب یہ کہنا درست ہے کہ مکالمہ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی کا مصدقہ ہے۔ خدا تعالیٰ اسکے ذریعہ سے سیاسی پیچیدگیوں میں الجھے ہوئے مسلمانوں کو صاف اور روشن راستہ دکھلائے اور مسلمان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے قومی و سیاسی پلیٹ فارم کی ضرورت و اہمیت کو تسلیم کر کے ووٹ دے۔ قدرے سخنے ساعی ہوں۔ فقط

طاہر احمد القاسمی

از آستانہ قاسمی دیوبند ۲۵ دسمبر ۱۹۴۵ء

کو کیا فائدہ پہنچا۔ ہم اگر ساٹھ فیصدی رہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر سکتے تو چالیس فیصدی کیا کر سکیں گے)

نوٹ۔ جمعیۃ العلماء کے فارمولا میں یہ بھی مندرج ہے کہ خالص اسلامی مسائل میں دو تہائی مسلمان اگر کسی چیز کے مخالف ہونگے۔ تو وہ چیز مسلمانوں کے لئے قبول نہیں کیجائیگی۔ اس شرط سے کسی درجہ میں مضر امور کا تدارک تو ہو سکتا ہے لیکن خاص مسلمانوں کے حق میں جو ضروری یا مفید امور ہوں انکے خاطر خواہ حاصل ہونے کی کوئی تدبیر نہیں کیونکہ مرکز میں مسلم تعداد چالیس اور غیر مسلم تعداد ساٹھ فیصدی ہوگی۔ پس تمام تجاویز غیر مسلم اکثریت کی رحم و کرم پر رہیں گی۔ اور یہ معاملہ بھی خالص اسلامی مسئلہ کون سا ہے۔ اکثریت ہی طے کریگی۔

اس موقعہ پر کہا گیا کہ عیسائی ہمارے ساتھ ہو جائینگے علامہ عثمانی نے فرمایا کہ یہ عجیب بات ہے کہ جب پاکستان کا فارمولا سامنے آتا ہے تو عیسائی مسلمانوں سے علیحدہ غیر مسلم بلاک میں شمار کئے جاتے ہیں اور جب جمعیۃ العلماء ہند کا (مقدس) فارمولا پیش کیا جاتا ہے تو وہی عیسائی (گویا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں اور) مسلمانوں کے سائیڈ میں شمار کئے جانے لگتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ غیر مسلم سب کے سب بہر صورت ایک ہی شمار ہونگے۔ (الکفر ملۃ واحدۃ) اور خالص مسلمانوں کو ان سب کے مقابل رکھ کر مسئلہ پر غور کرنا چاہئے۔ وفد جمعیۃ العلماء